تقریر بابت اللہ تعالیٰ
وقت 5-7 منٹ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

خواب اَور رؤیائے صالحہ، نبوّت کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک ہے

(تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا (الفتح:28)

کہ یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو (اس کی) رؤیا حق کے ساتھ پوری کر دکھائی کہ اگر اللہ چاہے گا تو تم ضرور بالضرور مسجدِ حرام میں امن کی حالت میں داخل ہوگے، اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے اور بال کترواتے ہوئے، ایسی حالت میں کہ تم خوف نہیں کروگے۔ پس وہ اس کا علم رکھتا تھا جو تم نہیں جانتے تھے۔ پس اس نے اس کے علاوہ قریب ہی ایک اَور فتح مقدّر کر دی ہے۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اک عالَم دکھاتی ہے

(درثمین)

معزّز سامعین! مجھے آج آپ معزّزین کے سامنے کل ہی کے موضوع کو ”خواب اَور رؤیائے صالحہ، نبوّت کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک ہے“ پر مزید کچھ روشنی ڈالنی ہے۔ خواب دیکھنا روزمرّہ انسانی زندگی کا ایک حصّہ ہے۔ ہر انسان اپنی زندگی میں کبھی نہ کبھی خواب ضرور دیکھتا ہے۔ خواب سے مراد نیند کی حالت میں کوئی نہ کوئی نظارہ دیکھنا ہے۔ رؤیا کے لفظی معنی بھی خواب دیکھنا یا کوئی نظارہ دیکھنا کے ہیں۔ نیک، اچھے اور سچے خواب اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ہمارے یقین کو اَور بڑھا دیتے ہیں اور خالق حقیقی کو پہچاننے کا بھی ایک ذریعہ بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث میں نیک خواب کو نبوت کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک جزو قرار دیا گیا ہے۔

خواب، رؤیا، سپنا، کشف، القاء، الہام اور وحی قدرے اختلاف کے ساتھ ملتے جُلتے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ خواب اور رؤیا کے معنی تو ہم اوپر جان آئے ہیں۔ کشف کے معنی کھولنے، ظاہر اور انکشاف کرنے کے ہیں۔ القاء، غیب سے کوئی بات دل میں آنا جبکہ الہام خدا تعالیٰ کوئی بات دل میں ڈالے اور وحی خدا کے احکام یا پیغام جبرائیل کے ذریعے نبیوں پر اُترنے کو کہتے ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے مقام پر فائز ہونے سے قبل ہی نیک اور سچے خواب دیکھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا (نیند میں) سچے خوابوں سے ہوئی تھی۔ جو خواب بھی آپؐ دیکھتے صبح کی روشنی کی طرح پورا ہو جاتا۔

(صحیح بخاری کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی، کتاب الرؤیا باب التعبیر واوّل مابدئ بہ رسول اللہ من الوحی)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حسبِ معمول سیر کو نکلے۔ چند آدمیوں نے اپنے خواب سنانے شروع کئے تب حضرت اقدسؑ نے فرمایا:

”باطل میں جو تیاریاں حق کی طرف آنے کے لئے ہو رہی ہیں اُس کے نظارے دکھائے جاتے ہیں۔ رؤیا کا بھی عجیب عالَم ہوتا ہے جن باتوں کا نام ونشان نہیں ہوتا وہ وجود میں لائی جاتی ہیں معدوم کا موجود اور موجود کا معدوم دکھایا جاتا ہے اور عجیب عجیب قسم کے تغیّرات ہوتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد3 صفحہ 437-438)

سامعین! اب ہم رؤیا اور خواب کے حوالے سے کچھ واقعات ملاحظہ کرتے ہیں۔

مدراس کے ایک بزرگ احمد صاحب 14 اپریل 1907ء کو حضرت اقدس کی خدمت میں بیعت کے واسطے حاضر ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ قادیان آنے سے پہلے مَیں نے ایک رؤیا میں قادیان کا پورا نقشہ ہو بہو دیکھا تھا۔ یہ تمام مکانات وغیرہ بعینہٖ دکھائے گئے تھے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 268)

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری سفر لاہور سے قبل خواب میں دیکھا کہ

"وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو! اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور مَیں ابو بکر ہوں"

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 35)

حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے 29 مارچ 1923ء کو بتایا کہ

"حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے آخری ایام میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ آپ (یعنی حضرت سیدنا محمود) خلیفہ ہو گئے ہیں اور لوگ آپ کی بیعت کر رہے ہیں میرا یہ رؤیا سچا تھا اور پورا ہو گیا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے پھر بیعت کیوں نہ کی؟ تو انہوں نے کہا کہ "رؤیا میں مجھے تو نہیں کہا گیا تھا کہ مَیں بھی بیعت کروں۔ رؤیا میں حضرت میاں صاحب کے خلیفہ دوم بننے کی خبر تھی سو وہ پوری ہو گئی۔"

(الفرقان اپریل 1942 صفحہ 32)

حضرت مصلح موعودؓ اکثر یہ لطیفہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ حضرت ماسٹر صاحب کے دل میں چونکہ نورِ سعادت و ایمان تھا اس لئے خدا کے فضل و کرم سے وہ 1944ء میں نظام خلافت سے وابستہ ہو گئے اور میرے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

"ایک دن مَیں نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ سبق کی انتظار میں بیٹھے بیٹھے کھانے کا وقت گزر گیا۔ حتّٰی کہ ہمارا حدیث کا سبق شروع ہو گیا۔ مَیں بھوک کی پروانہ کرکے سبق میں مصروف ہو گیا۔ درآنحالیکہ مَیں بخوبی سبق پڑھنے والے طالبعلم کی آواز سن رہا تھا اور سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ یکایک سبق کا آواز مدھم ہوتا گیا اور میرے کان اور آنکھیں باوجود بیداری کے سننے اور دیکھنے سے رہ گئے۔ اس حالت میں میرے سامنے کسی نے تازہ بتازہ تیار کیا ہوا کھانا لا رکھا۔ گھی میں تلے ہوئے پراٹھے اور بھنا ہوا گوشت تھا۔ مَیں خوب مزے لے کے کھانے لگ گیا۔ جب مَیں سیر ہو گیا تو میری حالت منتقل ہو گئی اور پھر مجھے سبق کا آواز سنائی دینے لگ گیا مگر اس وقت تک بھی میرے منہ میں کھانے کی لذّت موجود تھی اور میرے پیٹ میں سیری کی طرح ثقل محسوس ہوتا تھا اور سچ مُچ جس طرح کھانا کھانے سے تازگی ہو جاتی ہے وہی تازگی اور سیری مجھے میسّر تھی۔ حالانکہ نہ کسی اَور نے مجھے کھانا کھاتے دیکھا تھا۔"

(کلام امیر صفحہ 55 مشمولہ بدر حصہ دوم 31 اکتوبر 1913ء)

سامعین! اسی طرح ایک اور واقعہ جس سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے تعلق باللہ کا پتہ چلتا ہے یہ واقعہ خود آپؓ نے بیان فرمایا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ مَیں اچھے استاد کی تلاش میں وطن سے دور چلا گیا۔ تین دن کا بھوکا تھا مگر کسی سے سوال نہیں کیا۔ مغرب کے وقت ایک مسجد میں چلا گیا مگر وہاں کسی نے مجھے نہیں پوچھا اور نماز پڑھ کر سب چلے گئے۔ جب مَیں اکیلا تھا تو باہر سے آواز آئی نور الدین! نور الدین! یہ کھانا آکر جلد پکڑ لو۔ مَیں گیا تو ایک مجمع میں بڑا پُر تکلّف کھانا تھا مَیں نے پکڑ لیا۔ مَیں نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ یہ کھانا کہاں سے آیا کیونکہ مجھے علم تھا کہ خدا تعالیٰ نے بھجا ہے۔ مَیں نے خوب کھایا اور پھر برتن مسجد کی ایک دیوار کے ساتھ کھونٹی پر لٹکا دیا۔ جب مَیں آٹھ دس دن کے بعد واپس آیا تو وہ برتن وہیں آویزاں تھا جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ کھانا گاؤں کے کسی آدمی نے نہیں بھجوایا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ہی بھجوایا تھا۔"

(حیات نور صفحہ 24-25)

حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحبؓ جن کی 1905ء کی بیعت تھی، فرماتے ہیں کہ ایک دن مَیں فاقہ کی حالت میں دن کے بارہ بجے لیٹا ہوا تھا کہ میری بیوی مجھے دبانے لگ گئی۔ اس حالت میں مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک عورت نیلے کپڑوں والی میرے گھر پر آئی ہے۔ ایک ہاتھ پر دودھ کا کٹورا بھرا ہوا رکھے ہوئے آئی

ہے اور آکر اُس نے مجھے دیا اور کہا کہ میاں جی! مَیں یہ دودھ آپ کے واسطے لائی ہوں، آپ اس کو پی لیں۔ جب اس کو پینے لگا تو عورت نے کہا کہ اس میں شکر ڈالی ہوئی ہے، آپ اس کو ملا لیں۔ جب مَیں دودھ میں شکر ملانے لگا (خواب میں) تو کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی۔ (جاگ آ گئی)۔ میری بیوی جو میرے جسم کو دبا رہی تھی، کہنے لگی، کیا آپ ڈر گئے ہیں؟ مَیں نے کہا۔ ڈرا نہیں، ایک خواب دیکھا ہے اور وہ خواب مَیں نے اپنی بیوی کو سنا دیا اور مَیں پھر بھول گیا۔ (ابھی تھوڑی دیر گزری تھی) پانچ منٹ گزرے تھے کہ اسی طرح نیلے کپڑے پہنے ہوئے ہاتھ پر دودھ کا کٹورا رکھے ہوئے ایک عورت میرے گھر پر آئی۔ وہ عورت میرے ایک شاگرد کی ماں تھی۔ آکر اُس نے مجھے دودھ کا کٹورا دیا اور کہا کہ آپ اس کو پی لیں۔ جب مَیں پینے لگا تو اُس نے کہا کہ اس میں شکر ڈالی ہوئی ہے، آپ اس کو ملا لیں۔ میری بیوی اس واقعہ کو بغور دیکھ رہی تھی۔ مسکرا کر کہنے لگی، یہ تو آپ کا خواب ہے جو مجھے آپ پہلے سنا چکے ہیں، لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 362-363 روایات حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب ڈولیؓ، خطبہ جمعہ 8 فروری 2013ء)

امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور خواب ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ

”آپ آنحضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس سے حضور کی اُستخوانِ مبارک (کھانے میں بچی ہوئی ہڈی یا گھٹلی) جمع کر رہے ہیں اور ان میں سے بعض کو پسند کرتے ہیں۔ آپ اس خواب کی ہیبت سے بیدار ہو گئے اور معبّرِ اسلام حضرت ابن سیرینؒ کے ایک رفیق سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم اور حفظِ سُنّت میں اِس درجہ تک پہنچو گے کہ اس میں متصرّف ہو جاؤ گے اور صحیح کو سقم سے علیحدہ کر دو گے۔ چنانچہ یہ خواب لفظ لفظ پوری ہوئی۔“

(ظہیر الاصفیاء ترجمہ تذکرۃ الاولیاء باب 18 صفحہ 198۔ ناشر مطبع اسلامیہ لاہور)

آخری زمانہ میں خوابوں کی عظمت

سامعین! امّت کے بعض ایسے ہی خوش نصیب گروہوں کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا۔ میری امت جو ہندوستان سے جہاد کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو مسیح موعود کے ساتھ ہو گی۔ (نسائی کتاب الجہاد)۔ اس پیشگوئی کا پہلا حصّہ بڑی شان کے ساتھ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں اُس وقت پورا ہوا جب محمد بن قاسم کے ذریعہ سندھ کی فتح سے ہندوستان کی فتوحات کا آغاز ہوا اور انہوں نے سندھ کے باسیوں کو وہاں کے ظالم حکمرانوں سے نجات دلا کر عدل وانصاف کی حکومت قائم کی اور اپنے اعلیٰ کردار اور پاکیزہ اقدار سے اہل سندھ کو اپنا گرویدہ کر لیا اور یوں یہاں اسلام کا آغاز ہوا۔

پیشگوئی کے دوسرے حصے کا تعلق حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ اور آپؑ کی جماعت سے ہے جسے مسیح موعودؑ کی روحانی قیادت میں دین کی خاطر جدّوجہد اور قربانیوں کی توفیق عطا ہونا تھی اور جن کے بارہ میں رسولِ خدا نے شوق ومحبت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ میرے بھائی ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 300 دار الفکر بیروت)

جنہوں نے مجھے دیکھا ہے مگر میری محبت کی خاطر قربانیاں کریں گے۔

(مسند دارمی کتاب الرقاق)

انہی غلامانِ مسیح موعودؑ کے ذریعہ دینِ اسلام کا وہ غلبہ مقدّر ہے جس کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مسیح موعود کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ تمام مذاہب اور مِلّتوں کو ہلاک کر دے گا سوائے اسلام کے۔

(ابوداؤد کتاب الملاحم)

اِسی عنوان کے تحت یہاں حضرت مسیح موعودؑ کے ایک مشہور رؤیا کا بیان ایمان بڑھانے کا موجب ہو گا۔ آپؑ تحریر فرماتے ہیں۔

”اوائل ایّامِ جوانی میں ایک رات مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں ایک عالی شان مکان میں ہوں جو نہایت پاک اور صاف ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور چرچا ہو رہا ہے۔ مَیں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضورؐ کہاں تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ مَیں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اُس کے اندر چلا گیا اور جب مَیں حضورؐ کی خدمت میں پہنچا تو حضورؐ بہت خوش ہوئے اور آپ نے مجھے بہتر طور پر میرے سلام کا جواب دیا۔ آپؐ کا حسن وجمال اور ملاحت اور آپؐ کی پُر شفقت و پُر محبت نگاہ مجھے اب یاد ہے اور وہ مجھے کبھی بھول نہیں سکتی۔ آپؐ کی محبت نے مجھے فریفتہ کر لیا اور آپؐ کے حسین و جمیل چہرہ نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اس وقت آپؐ نے مجھے فرمایا کہ اے احمد! تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا چیز ہے۔ جب مَیں نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور وہ مجھے اپنی ہی ایک تصنیف معلوم ہوئی۔

مَیں نے عرض کیا۔ حضور! یہ میری ایک تصنیف ہے۔ آپؐ نے پوچھا اس کتاب کا کیا نام ہے؟ تب مَیں نے حیران ہو کر کتاب کو دوبارہ دیکھا تو اسے اُس کتاب کے مشابہ پایا جو میرے کتب خانہ میں تھی اور جس کا نام قُطبی ہے۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا نام قُطبی ہے۔ فرمایا اپنی یہ کتاب قُطبی مجھے دکھا۔ جب حضورؐ نے اسے لیا تو حضورؐ کا مبارک ہاتھ لگتے ہی وہ ایک لطیف پھل بن گیا جو دیکھنے والوں کے لئے پسندیدہ تھا۔ جب حضورؐ نے اُسے چیرا جیسے پھلوں کو چیرتے ہیں تو اُس سے بہتے پانی کی طرح مصفّا شہد نکلا اور مَیں نے شہد کی طراوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے ہاتھ پر انگلیوں سے کہنیوں تک دیکھی اور شہد حضورؐ کے ہاتھ سے ٹپک رہا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گویا مجھے اس لئے وہ دکھا رہے ہیں تا مجھے تعجّب میں ڈالیں۔ پھر میرے دل میں ڈالا گیا کہ دروازے کی چوکھٹ کے پاس ایک مُردہ پڑا ہے جس کا زندہ ہونا اللہ تعالیٰ نے اِس پھل کے ذریعہ مقدّر کیا ہوا ہے اور یہی مقدر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو زندگی عطا کریں۔ مَیں اِسی خیال میں تھا کہ دیکھا کہ اچانک وہ مُردہ زندہ ہو کر دوڑتا ہوا میرے پاس آ گیا اور میرے پیچھے کھڑا ہو گیا مگر اُس میں کچھ کمزوری تھی گویا وہ بھوکا تھا تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور اس پھل کے ٹکڑے کئے اور ایک ٹکڑا اُن میں سے حضورؐ نے خود کھایا اور باقی سب مجھے دے دیئے ان سب ٹکڑوں سے شہد بہہ رہا تھا اور فرمایا۔ اے احمد! اس مُردہ کو ایک ٹکڑا دے دو تا اسے کھا کر قوت پائے۔

مَیں نے دیا تو اُس نے حریصوں کی طرح اسی جگہ ہی سے کھانا شروع کر دیا۔ پھر مَیں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرسی اونچی ہو گئی ہے حتّٰی کہ چھت کے قریب جا پہنچی ہے اور مَیں نے دیکھا کہ اُس وقت آپؐ کا چہرہ مبارک ایسا چمکنے لگا کہ گویا اس پر سورج اور چاند کی شعاعیں پڑ رہی ہیں۔ مَیں آپؐ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ رہا تھا اور ذوق اور وجد کی وجہ سے میرے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر مَیں بیدار ہو گیا اور اُس وقت بھی مَیں کافی رو رہا تھا تب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ وہ مُردہ شخص اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض کے ذریعہ سے اُسے اب میرے ہاتھ پر زندہ کرے گا اور تمہیں کیا پتہ شاید یہ وقت قریب ہو اِس لئے تم اِس کے منتظر رہو اور اس رؤیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اپنے پاک کلام سے اپنے انوار سے اور اپنے (باغ قدس کے) پھلوں کے ہدیہ سے میری تربیت فرمائی تھی۔"

(تذکرہ صفحہ 2۔3)

پیارے بھائیو! یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ محض خوابیں کچھ چیز نہیں جب تک کہ انسان خدا کی نگاہ میں عاجزی تذلّل اور نیستی کے ساتھ فنا ہو کر دوبارہ زندگی نہ حاصل کر لے تب تک ان کا کوئی فائدہ نہیں چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"جب تک کہ کسی انسان کو پوری مقدار معرفت کی اپنی کیفیت اور کثرت کے ساتھ حاصل نہ ہو تب تک یہ خوابیں کچھ شئی نہیں..... خوابوں پر ناز نہ کرو خصوصًا ایسی حالت میں کہ حدیث میں اضغاثِ احلام اور حدیث النّفس کا ذکر موجود ہے یہ کوئی چیز نہیں... جب تک انسان محض خدا کا نہ ہو جائے یہ کچھ بھی چیز نہیں۔"

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 28)

پھر فرمایا:

"ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیے کہ ایسی باتوں سے دل ہٹا لیں۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ اُن سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم کو کسی قدر الہام ہوئے تھے یا کتنی خوابیں آئی تھیں بلکہ عملِ صالح کے متعلق سوال ہو گا کہ کسی قدر نیک عمل تم نے کئے ہیں۔ الہام وحی تو خدا کا فعل ہے کوئی انسانی عمل نہیں۔ خدا تعالیٰ کے فعل پر اپنا فخر جاننا اور خوش ہونا جاہل کا کام ہے۔"

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 93-94)

ایک دفعہ ایک نوجوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے کچھ رؤیا اور الہامات سنائے - جب وہ سنا چکا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"مَیں تمہیں نصیحت کے طور پر کہتا ہوں اسے خوب یاد رکھو کہ ان خوابوں اور الہامات پر ہی نہ رہو بلکہ اعمالِ صالحہ میں لگے رہو۔ بہت سے الہامات اور خواب سنیرو پھل کی طرح ہوتے ہیں جو کچھ دنوں کے بعد گر جاتے ہیں اور پھر کچھ باقی نہیں رہتا ہے..... بلعم کتنا بڑا آدمی تھا مستجاب الدعوات تھا۔ اُس کو بھی الہام ہوتا تھا لیکن انجام کیسا خراب ہوا۔ اللہ تعالیٰ اُسے کتّے کی مثال دیتا ہے اِس لئے انجام کے نیک ہونے کے لئے مجاہدہ اور دعا کرنی چاہئے اور ہر وقت لرزاں ترساں رہنا چاہئے..... مؤمن کی صحیح رؤیا کی تعبیر یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق ہو۔ اس کے اوامر و نواہی اور وصایا میں پورا اُترے اور ہر مصیبت و ابتلا میں صادق مخلص ثابت۔"

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 435-436)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

کسی کو خوابیں آنے سے سمجھ لینا کہ وہ بڑا متقی ہے یہ کوئی معیار نہیں ہے بلکہ اصل معیار اس کا تقویٰ ہے جو اس کے ظاہری اعمال سے نظر آتا ہے۔ اگر وہ اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کر رہا ہے تو پھر ہی اس کی باتوں کو پرکھا جائے گا۔ پتہ چلے گا کہ واقعی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔"

(خطبہ عید الاضحیٰ 27 مئی 2026 ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ کی پہچان کے کئی مرتبے ہیں۔ مگر سب سے اعلیٰ مرتبہ قربِ الٰہی کا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی صحیح رنگ میں پہچان ہوتی ہے۔ اس لئے صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ مَیں نے سچی خوابیں دیکھ لی ہیں یا کوئی کشف مجھے ہو گیا یا الہام ہو گیا۔ الہام تو بلعم کو بھی ہو گیا تھا لیکن اُس نے اِس کے باوجود ٹھوکر کھائی۔ اس لئے قرب کی تلاش کرو اور قرب خدا تعالیٰ کے برگزیدہ سے جُڑ کر ہی ملتا ہے جس سے مسلسل اللہ تعالیٰ اس کو اپنے نور سے فیضیاب فرماتا رہتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی رضا بندے کا مقصود ہو جاتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 2 مئی 2014ء)

تقریر کے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کر کے مَیں اپنی گزارشات ختم کرتا ہوں آپؑ فرماتے ہیں کہ

" جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آجائیں وہ متقی نہیں بنتا۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی کو بہت ساری خوابیں آ گئیں یا الہامات ہو گئے تو وہ متقی ہو گیا۔ تم الہامات اور رؤیا کے پیچھے نہ پڑو بلکہ حصول تقویٰ کے پیچھے لگو۔ تقویٰ حاصل کرنا ہے یہ بات دیکھو۔ یہ نہیں کہ مجھے اتنی خوابیں آ گئی ہیں یا ایسی خوابیں آ گئی ہیں۔ جو متقی ہے اس کے الہامات بھی صحیح ہیں اور اگر تقویٰ نہیں ہے تو الہامات بھی قابل اعتبار نہیں۔ ان پہ اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں شیطان کا حصہ ہے۔ اگر تقویٰ ہی نہیں ہے تو شیطانی خوابیں بھی آسکتی ہیں۔"

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 173 ایڈیشن 2022ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کی توفیق دے۔ آمین

(بتعاون: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✿✿✿✿